© rasailojaraid.com

مضامین کا مجموعہ ہے۔ سائنسی ترقی، معاشرتی ارتقا اور علوم و فنون کی غیر معمولی وسعت اور پھیلاؤ کے سبب یہ سوال بڑی شدومد سے اٹھایا جاتا ہے کہ دور جدید میں ہمیں راہنمائی کے لیے ماضی کی طرف دیکھنا ہو گا یا ہر راہنمائی سے بے نیاز ہو کر صرف قوت علم و مشاہدہ پر یقین کر لینا کافی ہے؟ مغرب کی چکاچوند سے مرعوب افراد کو یہ کہنے میں کوئی باک نہیں ہوتا کہ انفرادی طور پر آپ عبادات و رسوم بے شک ادا کرتے رہیں لیکن قوم کو ترقی کے راستے پر گامزن کرنے کے لیے ہمیں مغرب کو نمونہ بنانا ہو گا، امریکہ میں سوا دو سو سال سے انتخابات وقت پر ہو رہے ہیں، ناروے میں عام شہریوں کو بے انتہا سہولتیں حاصل ہیں، بیشتر یورپی ملکوں میں بچوں کی تعلیم و تربیت کی سہولیات مثالی ہیں وغیرہ وغیرہ۔

جدید تعلیم یافتہ طبقے میں اس قسم کی آرا کے قبول عام کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ اسلام کا نظام حکومت اپنی خوبیوں اور برکتوں کے ساتھ دنیا کے کسی حصے میں قائم نہیں ہے اور یوں عمرانی، معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی تبدیلیوں کے سیل بے پناہ میں اسلام کا پیش کردہ حل صرف کتابوں تک محدود ہے۔

ڈاکٹر خالد محمود شیخ نے زیر نظر مضامین کے ذریعے اس کا جواب فراہم کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان مضامین میں ڈاکٹر صاحب نے مغربی دنیا، قومی انتشار، اسلامی دعوت اور دور جدید، رجوع الی القرآن، تصور عبادت جیسے موضوعات پر قلم اٹھایا اور قرآن و حدیث کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی ہے۔ کتاب کا پیش لفظ معروف اسکالر پروفیسر خورشید احمد کا تحریر کردہ ہے۔

مغرب کے حوالے سے انھوں نے قدیم اور جدید تاریخ کا گہرا مطالعہ کیا ہے۔ سولھویں صدی عیسوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ "یہ صدی دنیا کی تاریخ کا تاریک ترین دور تھا" (ص ۱۰۹)۔ دور جدید کی مسیحیت کے بارے میں تحریر کرتے ہیں کہ "اس مذہب میں کبھی بھی وہ قوت نہیں رہی جو نظام تمدن اور تہذیب کے لیے ڈھانچا فراہم کر سکے" (ص ۱۱۰)۔ اسلامی نظام کی برکتوں کے بارے میں لکھتے ہیں: "اس میں استقرار بھی ہے اور تبدیلی کو قبول کرنے کی صلاحیت بھی" (ص ۱۱۱)۔ موجودہ حالات کے حوالے سے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں اخلاق اور اپنی تعلیمات کی برتری کا لوہا منوانا ہو گا، مغربی ٹکنالوجی کی مرعوبیت سے باہر نکلنا ہو گا (ص ۱۴۷)۔ ان کا کہنا بجا ہے کہ "مغرب کے لوگ انسانیت کے نام اللہ کا پیغام سمجھنے کی سنجیدہ خواہش رکھتے ہیں"۔ مگر اس راستے میں ہماری فرقہ بندیاں، فروعی اختلافات، معاشی ابتری اور حکومتوں کا رویہ بہت افسوس ناک ہے۔

اس کتاب کے پہلے سات مضامین اسلامی تعلیمات کی توضیح پر مشتمل ہیں۔ یہ ایک مستحسن کوشش ہے کہ دور جدید کی ضروریات کو تفصیلاً سمجھا بھی جائے اور مسائل کا حل فراہم کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔ یہ سات مضامین الگ کتابی شکل میں شائع ہوتے تو زیادہ مناسب ہوتا۔ بہرحال ضرورت اس امر کی بھی ہے کہ مغرب کے نظام فکر، فلسفے اور طرز عمل کے منفی پہلوؤں پر مسلسل اور جان دار تنقید کا سلسلہ جاری رکھا جائے۔ بعض مضامین تو خاصے طویل ہیں اور بعض کا انتہائی اختصار کھٹکتا ہے۔ قرآنی آیات پر اعراب،

© rasailojaraid.com